نمبر ۱۴۴ | مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۴ محرم سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی انگلی کا زخم اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا ہو رہا ہے۔ لیکن دو روز سے کچھ اسہال کی شکایت پیدا ہو گئی۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد تر صحتِ کاملہ عطا فرمائے ؂

۱۱- جُون۔ مقامی انصار اللہ کا آٹھواں تبلیغی وفد جو سولہ اصحاب پر مشتمل تھا۔ تبلیغی میدان میں روانہ کیا گیا ؂

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حافظ مبارک احمد صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب ۱۱- جُون کھیوڑہ چھچھی روانہ کئے گئے جہاں مقامی احمدیوں کا جلسہ قرار پایا ہے ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پان حقہ وغیرہ کے متعلق نصیحت

"حدیث میں آیا ہے۔ ومن حسن الاسلام ترکہ ما لا یعنیہ۔ یعنی اسلام کا حُسن یہ بھی ہے۔ کہ جو چیز ضروری نہ ہو۔ وُہ چھوڑ دیجائے ؂

اسی طرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے۔ کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی ان سے ابتلاء آجاتے ہیں۔ اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے۔ تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیا نہیں دیجائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائمقام ہو۔ تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں ؂ عُمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے۔ شریعت نے خُوب فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے۔ اور ان سب کی سردار شراب ہے ؂ یہ سچی بات ہے۔ کہ نشوں اور تقوےٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور جس قدر قوےٰ لے کر انسان آیا ہے۔ اُن کو ضائع کر دیتی ہے ؂

(الحکم ۱۰- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

اِسلامی مُمالک کی خبریں اور اہم کوائف

سابق سلاطین ترکی کا خزانہ

یکم جون کو قسطنطنیہ میں خاندان عثمانیہ کے خزانہ کا چوتھا کمرہ کھولا گیا۔ اس کی قیمت کا اندازہ دو کروڑ پونڈ کیا جاتا ہے۔ شاہی لباس۔ ہیرے۔ یاقوت۔ موتی وغیرہ کی تسبیحیں۔ ایک مرصع تلوار اور عنبر الشعب کا بنا ہوا کاسٹ نکلا۔ ایک تسبیح میں اخروٹ کے برابر نوے مدور ہیرے ہیں۔ ایک ایسی تلوار ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیان کی جاتی ہے ؛

مصر میں انتخابات

یکم جون کو دیوان مشیرین کے آخری انتخاب کی تیاریوں کی وجہ سے ملک بھر میں فوج اور پولیس کا سخت انتظام تھا۔ پولیس بجائے آہنی ٹوپیوں کے طربوش پہنے ہوئے تھی۔ عام طور پر امن وامان رہا۔ صرف ایک مقام پر تار کاٹ دئے گئے۔ اور ریل کی پٹڑی اکھیڑ دی گئی۔

سابق شریف مکہ کا جنازہ

یروشلم میں شاہ حسین کی لاش کا جلوس نکالا گیا۔ جب وہ دروازہ دمشق کے قریب پہونچا۔ تو برطانوی فوج نے سلامی اتاری۔ جلوس پولیس کے زیر اہتمام نکلا ؛

مصری عورتوں کے مطالبات

مصری عورتوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سولہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی ممنوع قرار دی جائے۔ نیز لڑکیوں کے لئے فوجی تعلیم کا انتظام کیا جائے ؛

شاہ فیصل کا عزم انگورہ

امیر فیصل شاہ عراق اپنے وزیر مالیات کی معیت میں جولائی کے پہلے ہفتہ انگورہ جائیں گے۔ اور مصطفیٰ کمال پاشا کے مہمان ہونگے۔ وہاں سے یورپ جائیں گے ؛

ترکی کے جدید انتخابات

ترکی کے جدید انتخابات کی رو داد مظہر ہے۔ کہ انتہا پسند جماعت کے جسے حزب الشعب کہا جاتا ہے۔ ۲۸۷ امیدوار کامیاب ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں اعتدال پسندوں کے صرف ۸ ، ۱۸ انڈیپنڈنٹ امیدوار کامیاب ہو سکے ؛

عراق کی عدالت ہائے عالیہ

نئے معاہدات کی رو سے قرار پایا ہے۔ کہ عراق کی عدالت ہائے عالیہ میں آئندہ چار کے بجائے دس انگریز جج ہوا کریں گے ملک میں اس فیصلہ کو نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے ؛

موصل کے متعلق ایک جدید تنازعہ کا امکان

معاصر المساء راوی ہے۔ کہ ترکی کی سیاست خارجہ کی طرف سے ایک ایسے اہم اعلان کی توقع کی جا رہی ہے۔ جس سے ۱۹۲۷ء کا سہ گانہ معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔ اور ترکی کی طرف سے موصل کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس معاملہ کی رو سے موصل خود مختار عراق کو دیا گیا تھا۔ اور بحالات موجودہ عراق خود مختار نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ہر معاملہ میں برطانوی پالیسی کا پابند ہے ؛

وزیر اعظم افغانستان کا دورہ

سردار محمد ہاشم خاں صدر اعظم افغانستان شمالی صوبہ کے دورہ پر گئے۔ جہاں بچہ سقہ کے ہمراہیوں نے آپ کا پُر جوش خیر مقدم کیا۔ اب یہ لوگ پوری طرح حکومت کے مطیع ہو چکے ہیں ؛

افغانستان میں دینی کتب پر محصول معاف

حکومت افغانستان نے تمام کتب دینیہ پر ہر قسم کا محصول معاف کر دیا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے۔ کہ ملک میں علوم دینی سے دلچسپی کا ایک عام جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس حکم کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

افغانستان کے ڈاکخانہ جات میں اصلاح

افغانستان کے محکمہ پوسٹ آفس میں کچھ نقص پائے جاتے تھے جن کے خلاف بعض اخبارات نے احتجاج کیا۔ اب حکومت نے ایک مشہور جرمن کی جو امور خبر رسانی کے ماہر خصوصی ہیں۔ خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اور آپ انسپکٹر جنرل ڈاک خانجات مقرر کئے گئے ہیں ؛

یروشلم کی دیوار گریہ کا فیصلہ

چونکہ اس دیوار کے متعلق مسلمانوں اور یہودیوں میں آئے دن جھگڑے اور فسادات ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے اس قضیہ کو ہمیشہ کے لئے نپٹانے کے لئے مجلس اقوام کی منظوری سے حکومت برطانیہ نے تین غیر ملکی معتمد اصحاب پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان بلا شرکت غیرے دیوار گریہ کے مالک ہیں۔ لیکن چند شرائط کے ماتحت یہودیوں کو عبادت کی غرض سے ہر وقت اس کے پاس آنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ البتہ مسلمانوں کی مذہبی تقاریب کے موقعہ پر وہ اس جگہ باجہ وغیرہ بجانے کے مجاز نہ ہونگے اور جب یہودی عبادت کر رہے ہوں۔ تو مسلمان دیوار کے قریب سیاسی تقریریں نہ کریں۔ اور نہ ہی کسی اور طرح سے انہیں دق کریں ہائی کمشنر نے کمیشن کی سفارشات کو نافذ کر دیا ہے ؛

بیروت اور دمشق میں ٹرام گاڑی کا بائیکاٹ

بیروت اور دمشق میں برقی روشنی اور ٹرام گاڑی کے کرایہ میں اضافہ کر دیا گیا تھا۔ اس پر پبلک نے احتجاج کیا اور تخفیف کا مطالبہ کیا۔ اور جب اسے نامنظور کر دیا گیا۔ تو انہوں نے دونوں چیزوں کا سختی سے بائیکاٹ کر دیا ہے ؛

حجاج کے لئے اعلیٰ انتظامات

معاصر خلافت لکھتا ہے۔ کہ اس سال کے حج کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ بعض نامور حضرات تشریف لائے۔ مثلاً سید محمد صادق مجددی سفیر افغانستان متعینہ مصر۔ غلام نبی خاں شجاع الدولہ (وائسرائے افغانستان) حسن رئیس پاشا مصر اور صاحبزادہ سیف الدین جو سابق سلطان عبد العزیز کا پوتا ہے۔ چونکہ موسم حج میں آنے والے حجاج کی بڑی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے حجاج کی صحت کے لئے نہایت سرگرمی اور تندہی کا اظہار کیا گیا۔ حجاج کے آرام و آسائش کے خیال سے عرفات و منیٰ اور رستوں میں مختلف مقامات پر دوا خانے قائم کر دیئے گئے تھے تا کہ حجاج کو بوقت ضرورت کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ سالانہ معمول کے مطابق امسال بھی سلطان ابن سعود نے تمام بڑے بڑے آنے والوں کی دعوت کی ؛

طرابلس اور برقہ کے مظالم پر احتجاج

اخبار الشوریٰ راوی ہے۔ کہ جمعیت شبان المسلمین قاہرہ کے مرکزی دفتر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں مراکش کے بربری مسلمانوں پر فرانسیسی حکومت کے مظالم اور ان کو عیسائی بنانے پر احتجاج کیا گیا۔ اس جلسہ میں مختلف ممالک کے نمائندوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ تونس کی جانب سے استاد ثعالبی مصر کی جانب سے سید حسن بوعیاد اور جاوا کی جانب سے سید عبد القہار شام کی جانب سے ناجی بک سراج اور ہندوستان کی طرف سے شیخ حسین جاتی اور فلسطین کی جانب سے رحمی آفندی کمال نے تقریریں کیں۔ مقررین نے فرانس۔ اٹلی اور انگریزوں کی اس متعصبانہ سیاست کو واضح کیا جو ان حکومتوں نے مسجد اقصےٰ اور شام اور طرابلس الغرب میں جاری کر رکھی ہے۔ اور ان دردناک مظالم کا بیان کیا۔ جو طرابلس اور برقہ میں آج کل مسلمانوں پر کئے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں ایک احتجاجی قرارداد منظور کی گئی۔ اور مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ؛

صوبہ جلال آباد میں طغیانی

کابل کا اخبار "اصلاح" رقمطراز ہے۔ کہ دریائے کابل میں طغیانی آ جانے کے باعث صوبہ جلال آباد میں کثیر نقصان جان و مال ہوا ہے۔ کم از کم ۱۵ مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ اور اتنے مویشی ڈوب کر مر گئے۔ ایک آدمی بھی ڈوب کر مر گیا۔ لیکن اس کے باوجود جلال آباد کی دوبارہ تعمیر جاری ہے۔ یاد رہے۔ کہ شورش افغانستان کے ابتدائی ایام میں شنواریوں نے شہر کو تباہ کر دیا تھا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ دوبارہ تعمیر کا کام جلد ختم ہو جائے گا ؛

دنیا کی طویل ترین تقریر

مصطفےٰ کمال پاشا نے ۱۵ لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء جو تقریر نمائندگان جمہوریت کے سامنے کی تھی۔ اور جو دنیا میں سب سے زیادہ طویل تقریر تسلیم کر لی گئی ہے۔ وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

دُنیا کی مالی اور اقتصادی مشکلات

(۲)

جماعت احمدیہ کی نرالی شان

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے خالص نمونے

(کمیونی کیٹڈ)

سخت مشکلات کا زمانہ

اللہ تعالیٰ اس زمانہ کی مشکلات سے محفوظ رکھے۔ یہ زمانہ واقعی سخت مشکلات کا زمانہ ہے ارزانی۔ بیکاری اور تنگی کا دامن اس قدر وسیع ہو گیا ہے۔ کہ دُنیا کا ایک ایک ملک اس میں لپٹا ہُوا ہے پالی ٹیشنز۔ اکنامسٹ۔ بینکرس اور گورنمنٹیں سب کی سب اسی فکر میں سرگرداں ہو رہی ہیں۔ کہ کسی طرح اس بڑھتی ہوئی تنگی اور بیکاری کو روکا جا سکے۔ گورنمنٹوں کو یہ فکر پریشان کر رہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح وُہ اپنے تخفیف شدہ اخراجات کے لئے آمدنیاں مہیا کر سکیں اور تجارتی کمپنیاں اور صنعتی کارخانے اور سرمایہ دار افراد کو یہ غم کھا رہا ہے۔ کہ انہیں ایک طرف تو یہ خبر نہیں ہے۔ کہ آئندہ ان کو کیا کچھ مل سکے گا۔ اور کس طرح اُن کے کام چلیں گے۔ اور دوسری طرف اُن کو یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ کے مطالبات اُن پر کیا کچھ نہ بڑھ جائیں گے۔

تباہ کُن ارزانی

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۰ء سے پہلے غالباً کبھی اشیاء کی قیمتیں یک لخت اس قدر نہیں گری تھیں۔ یہ تباہ کُن ارزانی کسی خاص ملک تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ کمی بیشی کے ساتھ ہر ملک میں اس کا اثر ہے۔ انگلستان میں ۸ و ۲۰ فیصدی۔ اور اٹلی میں ۷ و ۱۹ فیصدی سے لے کر ممالک متحدہ امریکہ میں ۲ و ۱۴۔ اور جرمنی میں ۶ و ۱۲ فیصدی تک قیمتیں کم ہوئی ہیں۔ اور ہندوستان میں تو بعض پیداواروں کی قیمتیں ۵۰ فیصدی تک کم ہو گئی ہیں۔

جنگ عظیم کے بعد بھی یورپین ممالک میں جنگ سے پہلے زمانہ کی نسبت قیمتوں میں خفیف سا تغیر واقع ہُوا تھا۔ سوائے جرمنی کے کہ اس میں قیمتیں اوسطاً ۱۵ فیصدی تک بڑھ گئی تھیں۔ یہ زمانہ سنہ ۱۹۲۰ء سے لے کر سنہ ۱۹۲۲ء تک رہا۔ لیکن اس زمانہ کو موجودہ زمانہ کے مقابلہ پر نہیں رکھا جا سکتا۔ اس وقت ملک سے غیر ضروری روپیہ جمع کر لیا گیا تھا۔ تاکہ جنگ کی وجہ سے جو فرق صنعت و تجارت میں پڑ گیا ہے اس کو دُور کیا جائے۔ اس وقت افراد میں سے بعض کو بہت بہت نقصانات اٹھانے پڑے تھے لیکن بحیثیت مجموعی قوموں اور ملکوں کی حالت برابر درست ہوتی گئی تھی۔

اس زمانہ میں ایسا نہیں ہُوا۔ کہ قیمتیں گراں تھیں۔ ان میں کوئی تخفیف ہو گئی ہے۔ بلکہ پہلے ہی ارزاں قیمتوں میں اور کمی واقعہ ہُوئی ہے۔ لیکن جس نسبت سے بعض خوردنی چیزوں کی قیمت کم ہُوئی ہے اسی نسبت سے بہت سی دوسری چیزوں اور مزدوریوں کی قیمت کم نہیں ہُوئی۔ بلکہ اشیاء خوردنی کی نسبت سے ان کی قیمتیں اب تک بہت گراں رہی ہیں۔ اس مطالبہ کے جواب میں کہ مزدوری کی شرح کم کیجائے فوراً جواب دیا جاتا ہے۔ کہ مزدوری کی شرح کم کرنے کے معنی ہیں۔ کہ کھپت اشیاء کم ہو گئی ہے۔ اور کھپت کی کمی کے لئے پیداوار کا کم ہونا لازم ہے۔ اور اس کا نتیجہ پھر وہی بیکاری کی ترقی ہے۔ بہر حال موجودہ صورت میں بہت سی ادنےٰ ضروریات کی چیزوں کی قیمت اور مزدوری کی شرح میں کمی ہونی لازمی ہے۔ ورنہ ان کی قیمتوں اور بعض خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں (جو سخت ارزاں ہو گئی ہیں) ناقابل برداشت فرق قائم رہے گا۔ اور یہ دوہری مصیبت ملک پر چھائی رہے گی۔

موجودہ مصیبت کے اسباب

ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ موجودہ مصیبت کے اسباب بھی چند در چند بتلائے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ تقسیم روپیہ Currency میں نقص ہے کوئی کہتا ہے۔ سونے کا غلط استعمال اور غلط تقسیم اس تباہی کا موجب ہے۔ کسی کی رائے میں صنعت و حرفت کا نظام ٹوٹ گیا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ موجودہ روپیہ کا استعمال صحیح طور پر نہیں کیا جا رہا۔ کوئی کہتا ہے۔ پیداوار کی غیر معمولی زیادتی ان سب مشکلات کا سبب ہے۔ کسی کی رائے میں روس میں غلہ کی اور بعض چیزوں کی پیداوار کی غیر معمولی کثرت یہ اقتصادی مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ کہ روس کے پیش کردہ ارزاں نرخ سارا روپیہ کھینچ کر لے گئے ہیں۔ اور دوسرے ملک میں روپیہ نہیں رہا ہے ایک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بنک کے چیکوں پر دو پنس کے اسٹامپ لگ جانے کے باعث لوگ زیادہ روپیہ اپنی جیبوں میں رکھنے لگے ہیں۔ بعض کی رائے ہے۔ کہ دُنیا میں عدم اطمینان اور خطرہ پھیل گیا ہے جس کے باعث لوگ روپیہ بچا کر جوڑنے لگے ہیں۔ اور آزادی سے خرچ کرنے سے رُک گئے ہیں۔ اس لئے بازار سامان سے بھرے پڑے ہیں۔ غرض یہ کہ کفایت شعارانہ دور اندیشی ہی نہیں ہے بلکہ آئندہ کا ایک خوف لوگوں کے دلوں میں سما گیا ہے۔ اس لئے روپیہ روک لیا ہے۔ ایک سویڈن کے پروفیسر صاحب جو روپیہ اور روپیہ کے استعمال کے ماہر ہیں۔ ان باتوں میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے بلکہ لنڈن کے بنک والوں کو صلاح دیتے ہیں۔ کہ تم سب اپنے خزانے اکٹھے کر کے دُنیا کے سامنے رکھدو۔ کہ خریدنے کے لئے کافی روپیہ ہے پس دُنیا میں اطمینان پیدا ہو جائے گا۔ اور ہر طرف لوگ کام پر لگ جائینگے اس طرح مدبرانِ ملک گھبرائے ہُوئے ہیں۔ جو گورنمنٹوں کے انتظام میں دخیل نہیں ہیں۔ وہ گورنمنٹوں کے عہدہ داران پر الزام دے رہے ہیں کہ یہ لوگ انتظام نہیں کر سکتے۔ اور جو خود انتظام کرنے والے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ مصیبت تمام دُنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ صرف ایک ملک کی خوش انتظامی سے اس کا علاج ناممکن ہے۔

انگلستان میں امداد بیکاراں

بیکاروں کے گذارے کے متعلق انگلستان میں جو شاہی کمیشن بیٹھا ہے۔ اس کی رپورٹ گو ابھی شائع نہیں ہُوئی۔ لیکن جو حالات اس کمیشن کی تحقیقات کے متعلق شائع ہُوئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت بیکاروں کو جو گورنمنٹ سے سالانہ امداد دیجاتی ضروری ہے۔ وُہ ایک ارب سرسٹھ کروڑ روپیہ ہے۔ گویا چودہ کروڑ روپیہ ماہوار کا خرچ صرف امداد بیکاران پر صرف ہوتا ہے۔ اگر یہ سب لوگ کام پر لگتے۔ تو یہ رقم بھی بچتی۔ اور گورنمنٹ کو ان کی آمدنی سے کچھ رقم زائد میسر آتی۔ اور جو کام یہ کرتے۔ اس سے کروڑہا روپیہ کا منافع علیحدہ ہوتا۔ پس مالی لحاظ سے ایک نقصانِ عظیم اس بیکاری سے گورنمنٹ کو پہونچ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کمیشن نے بہت سی سعی

کے بعد آخر یہی سفارش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ یہ رقم بھی گورنمنٹ ٹیکس ادا کرنے والوں سے ہی وصول کرے ؛

اس پر سٹیٹسمین لکھتا ہے۔ کہ کیمیا گری سے تانبے کو سونا تو بنایا نہیں جا سکتا۔ پھر کونسی سلطنت ہے۔ جو اس قدر بڑے بار کو برداشت کر سکے گی۔ آخر قومی بار کے اٹھانے کے لئے ٹیکس ادا کرنے والوں کی طاقت کی بھی ایک حد ہوتی ہے ؛

امریکہ کی حالت

امریکہ کے اخبارات تو ہمارے پاس نہیں آتے۔ لیکن وہاں کے احمدیوں کے خطوط سے وہاں کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں کی حالت بھی اس سے بہتر نہیں ہے۔ ۵۔ مئی ۱۹۳۱ء کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملک میں کروڑہا انسان بیکار ہیں۔ اور فاقہ کشی کی نوبت پہونچی ہوئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دراصل امریکن قوم پر عذاب الٰہی نازل ہو رہا ہے۔ سخت بے روزگاری کی حالت ہے۔ جو قلم سے بیان نہیں ہو سکتی۔ ملک بھر میں ۳/۴ حصہ کارخانوں کا بلکہ اس سے بھی زیادہ بند پڑا ہوا ہے ؛

ایک خطرناک تباہ کن رَو

پس موجودہ حالت بے روزگاری اس وقت دُنیا کو زیروزبر کر رہی ہے۔ آئندہ کے خوف سے بڑے بڑے کروڑپتی اور بڑی بڑی کمپنیاں اور بڑی بڑی سلطنتوں تک نظر آ رہی ہیں۔ مالی لحاظ سے سب ایک خطرناک تباہ کن رَو میں بہہ رہے ہیں۔ اور کسی کو نہیں معلوم کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اس وقت ملکوں کی مالی حالت درست کرنے کے لئے باہم مخالفت رکھنے والی پارٹیاں بھی آپس میں مل کر انتظامات میں لگ گئی ہیں۔ لیکن خطرہ ہے کہ دلوں سے دُور نہیں ہوتا ؛

جماعت احمدیہ کی پوزیشن

ایسی حالت میں دیکھنا ہے۔ کہ وہ چھوٹی سی جماعت جو محض خدا کے نام پر اُس کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کیا کر رہی ہے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ پہلے یہ بتلایا جائے۔ کہ قوموں اور ملکوں کی اس دوڑ میں جماعت احمدیہ کی پوزیشن کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی پوزیشن سب سے نرالی اور جُداگانہ ہے۔ ساری حکومتیں اور قومیں تنازع للبقاء میں ایک دوسری پر برتری حاصل کرنا اور دوسروں کے مقابلہ میں معزز و ممتاز بن کر رہنا چاہتی ہیں۔ اُن کی جد وجہد عقل تک محدود ہے۔ اور وہ اس زندگی کی جنگ میں اپنے ذرائع کو نہایت دُور اندیشی اور کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کرنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ ان کی طاقتیں مادی ذرائع تک اور ان کے حوصلے اور ان کی ہمتیں صرف اُن ذرائع کے بہترین استعمال تک محدود ہیں۔ اور یہی اُن کے زرّین اصول عمل ہیں۔ ورنہ معاملات میں پڑ کر بڑی بڑی سلطنتیں بھی اپنے اغراض حاصل کرنے کے جوش میں بارہا نیک و بد کا امتیاز اور جائز و ناجائز کا فرق نظرانداز کر کے سخت سے سخت مظالم اور بھیانک سے بھیانک جرائم کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اور قومی مفاد کا خوشنما پردہ ڈال کر اپنی قوم کی نظر کو خیرہ اور اپنی طاقت کے مظاہرہ سے مقابل کے لوگوں کے لب بند کر کے اس فانی دُنیا کی جھوٹی ترقی کے عارضی معراج پر [illegible] آتے ہیں ؛

اس طرح جب حقوق انسانی خود انسانوں کے ہاتھ سے ضائع ہو کر ناقابل تلافی حد تک پہونچ جاتے ہیں۔ اور مظلوم انسان زبردست بھائیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کے سامنے عاجز ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنے حقوق سے دست برداری دیتے ہوئے بجائے صرف خدا کے آگے جھکنے کے بندہ پرستی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس وقت خدا کی غیرت کا ہاتھ اس کرۂ ارض اور اس کے ماحول کو ایک جنبش دیتا ہے جس سے انسانی کاروبار میں تزلزل واقعہ ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے انقلابات انسان کو غفلت سے بیدار کرتے اور اس کی آنکھیں کھولتے ہیں تا اسے مادی ذرائع سے اوپر ایک اور طاقت کام کرتی ہوئی نظر آئے جس سے وہ خود غرضانہ جد وجہد میں اپنے بھائیوں کا گلا کاٹنے۔ اور حق و باطل کا فرق مٹانے سے رُک جائے۔ یہ خدائی ہاتھ دو طرح کام کرتا ہے۔ ایک تو نظام عالم میں تغیرات کی صورت میں اور ایک خدا کے نام پر کھڑے ہونے والی جماعت کی صورت میں۔ پس جماعت احمدیہ کی پوزیشن اس وقت دُنیا میں خدائی ہاتھ کی ہے ؛

جماعت احمدیہ کی ذمہ واریاں

پس اس چھوٹی سی جماعت کی ذمہ واریاں اپنی پوزیشن کے لحاظ سے بہت بڑی ہیں۔ تقویٰ و طہارت میں اسے انتہائی حد تک ترقی کرنی ہے جس سے یہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دُنیا کے سامنے رکھنے کے لائق بن سکے۔ کوئی دُنیاوی لالچ۔ کوئی دنیاوی خوف۔ کوئی دنیاوی کشش اس کو نیک و بد میں فرق کرنے میں سست نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے کلام پر ایسا ایمان ہو کہ بدی اور برائی سے بچنا ایک طبعی تقاضا بن جائے۔ اور مشکل سے مشکل امتحان میں بھی لغزش اس کے قریب نہ آ سکے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنائیت کا یہ عالم ہو کہ دین حق کی تبلیغ میں اپنی کسی چیز کی قربانی سے دریغ نہ ہو۔ بلکہ خوشی اور راحت اور زندگی کا لطف اسی قربانی میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا جو پیغام دُنیا کو بھیجا ہے۔ اسے تمام دُنیا تک پہونچانے کا ذمہ اس جماعت نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام لانے والے کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ تیری سچائی زور آور حملوں کے ذریعہ دُنیا پر ظاہر کی جائے گی۔ اب وہ زور آور حملے ہو رہے ہیں اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلے اپنی کوشش اور قربانی کے ساتھ اس پیغام پر خود عمل کر کے دکھلائے۔ پھر اس کو دُنیا کے سامنے رکھے۔ پس جماعت احمدیہ کی اصل پوزیشن کے لحاظ سے یہی اس کے ممبر ہیں۔ جنہوں نے اپنے فرض کو سمجھا۔ اور بجا لائے ؛

تمام دُنیا ایک طرف ہے اور یہ چھوٹی سی جماعت ایک طرف لیکن تمام دُنیا کے لئے یہ جماعت تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ کسی قسم کے مریض ہوں۔ سب اس کے ذریعہ شفا پائیں گے۔ حقیقت میں ہر مرض کا دفعیہ خود انسان کی طبیعت کرتی ہے۔ ادویہ و علاج صرف طبیعت کو قوت و مدد دینے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمام روحانی بیماریوں کا علاج قلب سے ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا تعلق اپنے خالق سے ہو جائے جسے ایمان کہتے ہیں۔ پس یہ جماعت مومنوں کی ہے۔ اس کے تمام حرکات و سکنات سے خدائی تعلق کے چشمے جاری رہنے چاہئیں۔ کہ ایمان کی روح ہر کہ و مہ میں پیدا ہو جائے ؛

پس اس تنگی اور مالی کمی کے زمانہ میں اس جماعت کا کام ایک خالص نمونہ دکھانا ہے۔ اس لئے کہ دُنیا دیکھ لے کہ جس وقت اور سب لوگ اپنے اموال جمع کرنے میں لگے ہیں۔ یہ اموال لٹانے میں لگے ہیں۔ افلاس جہاں دوسروں میں تنگی بڑھاتا ہے۔ ان میں قربانیاں زیادہ کرتا ہے۔

بعض خاص تازہ مثالیں

گو تمام احمدی یا احمدیوں کا اکثر حصہ اپنے نیک نمونے دکھا کر اس وقت دُنیا کو گرویدہ کر رہا ہے۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ اس مالی تنگی کے زمانہ میں بعض خاص مالی قربانیاں بھی پیش کی جائیں۔ اس کے لئے سرسری طور پر نظارت بیت المال میں آئی ہوئی مثالوں میں سے چند پیش کی جاتی ہیں۔

جماعت لنگیری و کمند رپور اور داتہ زید کا

لنگیری ضلع جالندھر میں ایک چھوٹی سی زمیندار جماعت ہے۔ اگر نرخ غلہ کو مدنظر رکھ کر اس جماعت کا بجٹ بنایا جاتا۔ تو پچھلے سال کے بجٹ کی نسبت ۱/۲ بننا چاہیئے تھا۔ لیکن سیّد محمد علی شاہ صاحب کی تقریر پر جماعت نے اپنے فرائض کا خیال کرتے ہوئے باوجود ہر قسم کی تنگی کے اپنا سال آئندہ کا بجٹ کا وعدہ کرتے وقت نہ صرف یہ پسند نہ کیا۔ کہ ارزانی کی وجہ سے جو کمی واجب ہوتی تھی۔ اس قدر کم کر کے بجٹ رکھ دیا جائے۔ بلکہ یہ بھی پسند نہ کیا۔ کہ جو بجٹ پچھلے سال کا تھا۔ اسی کو رکھا جائے۔ بلکہ اس پر اضافہ کر کے پچھلے سال کے بجٹ سے بڑھا کر ۱/۹ کر دیا ؛

اسی طرح کمند رپور کی جماعت نے بھی اپنے بجٹ کو پچھلے سال کے بجٹ کی نسبت سے ۱/۹ کر دیا۔ جماعت داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ سے رپورٹ آئی ہے۔ کہ ارزانی نرخ کے ساتھ ہی اس جماعت میں امسال ربیع کی فصل ماری گئی ہے اور پیداوار نام دو۔ دو۔ چار۔ چار من غلہ پیدا ہوا ہے۔ اگر عام شرح کے لحاظ سے یہ جماعت چندہ دیتی۔ تو رقم بہت ہی کم ہو جاتی۔ مگر نہیں۔ انہی میں سے ایک صاحب مولوی اکبر علی صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور پُر اثر الفاظ میں جماعت کو توجہ دلائی کہ یہ فصل کی کمی چاہتی ہے۔ کہ ہم قربانیوں میں آگے بڑھیں۔ لوگ خود بھی پہلے سے طیار تھے۔ ان کی تقریر پر سب نے بلاحساب شرح نقد چندہ اپنے ذمہ لگا لیا اور اس طرح ایک خاصی رقم بن گئی ؛

حقیقت تو یہ ہے۔ کہ زمیندار جماعتوں کو اپنی آمدنی کے لحاظ سے چندہ ادا کرنے میں بہت ہی زیادہ دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن جیسا کہ اس جماعت کا خاصہ ہے۔ دوستوں کو یہ خیال نہیں ہوا۔ کہ ہماری گزر کیسے ہوگی۔ انہوں نے تو اپنے عہد اور فرض کو سامنے رکھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ سلسلہ کے کاموں میں روپیہ کی وجہ سے کوئی کمی واقعہ ہو۔ ہر شخص نے خیال کیا کہ میں جہاں اور تنگیاں اپنے اور اپنے خاندان پر گوارا کر دونگا۔ وہاں کچھ سختی دین کی خاطر اور برداشت کر لونگا۔ کیونکہ یہی جو میرا فرض زندگی ہے۔ وہ میری خوشی کے مطابق پورا ہو جائیگا۔ پس یہ روح ہے۔ جس نے زمیندار جماعتوں سے اپنے وعدے پچھلے سال کی نسبت [illegible] بڑھوائے ہیں۔ اب دُنیا دیکھ لے۔ کہ یہ جماعت ایک عجیب اور نرالی جماعت ہے۔ یا نہیں ؛ (از ص۔ک۔)

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

نبی کا مدفن کہاں بنتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے خلاف بعض مخالفین ایک یہ دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ حدیثوں میں آتا ہے۔ مَا قُبِضَ نَبِیٌّ اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ۔ یعنے نبی اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے۔ جہاں وفات پائے۔ چونکہ مرزا صاحب نے لاہور وفات پائی۔ اور قادیان میں دفن ہوئے۔ اس لئے اس حدیث کی رو سے آپ نبی نہیں ہو سکتے۔ یہی اعتراض اہلحدیث (۲۹ مئی) نے بایں الفاظ کیا ہے:-

"ہم صرف یہ پوچھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نبی کیسے ہوئے۔ اگر نبی ہوتے تو لاہور میں نہ مرتے۔ اگر وہاں مر گئے تھے تو قادیان میں نہ لائے جاتے حسب الارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاہور میں ہی دفن کئے جاتے۔ کیا مرزا محمود احمد صاحب اپنے حسب وعدہ مندرجہ ندائے ایمان نمبر ۱ اس سوال کو حل فرمائیں گے۔ یا آپ کے مریدان باصفا ہی سے کوئی صاحب آپکی وکالت کی تکلیف گوارا فرما کر مشکور فرمائینگے؟"

یہ کوئی ایسا سوال نہ تھا جس کا اب تک جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ مگر "اہلحدیث" نے جس انداز میں اسے پیش کیا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ابھی تک ہمارے سلسلہ کی طرف سے اس سوال پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ حالانکہ اگر مولوی ثناءاللہ صاحب جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے واقفیت رکھتے اور جیسا ان کا دعوی ہے کہ وہ ہمارے لٹریچر سے کامل واقفیت رکھتے ہیں اگر اس دعوی میں ذرہ بھر بھی سچائی ہوتی۔ تو وہ یہ سوال پیش نہ کرتے۔

غریب اور ضعیف حدیث

اس حدیث کے متعلق سب سے پہلی بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ حدیث غریب اور ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی اسناد میں بعض ایسے راوی ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ ثقہ کہلانے کے قابل نہیں۔ بلکہ زندیقیت تک سے متہم ہیں۔ مثلاً اس حدیث کا ایک راوی الحسین بن عبد اللہ ہے۔ جسکے متعلق لکھا ہے:-

"ترکہ احمد بن حنبل وعلی بن المدینی والنسائی وقال البخاری یقال انہ کان یتہم بالزندقۃ"
(حاشیہ علامہ سندی بر ابن ماجہ صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ مصر)

یعنی اس راوی کو امام احمدؒ علی بن المدینی امام نسائی نے متروک قرار دیا ہے اور امام بخاری فرماتے ہیں۔ کہ اس کو زندیق کہا جاتا تھا۔

پس جب روائت کے بیان کرنے والا ایسا شخص ہو جسے اپنے زمانہ کے اماموں اور بزرگوں نے متروک قرار دیا ہو اور جسے امام بخاری ایسی بلند شخصیت رکھنے والے نے زندیقیت کا متہم بتایا ہو اس کی بیان کردہ روائت جسقدر درست سمجھے جانے کے قابل ہے وہ ظاہر ہے۔

اسی طرح نیل الاوطار میں لکھا ہے:-

"وقد روی ان الانبیاء یدفنون حیث یموتون کما روی ذالک ابن ماجہ باسناد فیہ حسین بن عبد اللہ الہاشمی وھو ضعیف (جلد ۲ صفحہ ۴۲)

کہ یہ روائت جس میں ذکر آتا ہے۔ کہ انبیاء اسی جگہ دفن کئے جاتے ہیں۔ جہاں انہوں نے وفات پائی ہو۔ اس میں حسین ابن عبد اللہ الہاشمی راوی ضعیف ہے جسکی بات پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں بھی اس حدیث کے ایک دوسرے راوی کے متعلق لکھا ہے:-

"رواہ الترمذی وقال غریب وفی اسنادہ عبد الرحمن بن الملیکی یضعف من قبل حفظہ"

یہ حدیث اگرچہ ترمذی نے بیان کی ہے مگر ساتھ ہی لکھدیا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں عبد الرحمن بن الملیکی جو راوی ہے وہ حفظ روائت کے لحاظ سے اچھا نہیں۔ بلکہ ضعیف ہے۔

اب ہر شخص خود بخود غور کر سکتا ہے۔ کہ وہ روائت جس کے متعلق متواتر محققین نے یہ لکھا ہو۔ کہ وہ ضعیف اور غریب ہے اور جس کے رواۃ کی یہ حالت ہو۔ کہ کوئی ان میں سے زندیقیت کا متہم ہو۔ اور کوئی حافظہ کے لحاظ سے اس قابل نہ ہو۔ کہ اس کا قول تسلیم کیا جاسکے۔ ایسے راویوں کی ایسی مجروح اور کمزور روائت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف پیش کرنا اگر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

پس یہ حدیث ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ اسے صحیح تسلیم کیا جائے۔ اور نہ گذشتہ علماء و محققین نے اس کو درست تسلیم کیا ہے۔ ایسی کمزور روائت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر اعتراض کرنا اپنے عجز کا ثبوت دینا ہے۔

اگر زیر بحث حدیث کو صحیح سمجھا جائے

دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ صرف ان انبیاء کے متعلق ہو سکتی ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہوں۔ جیسا کہ لفظ ما قبض جو صیغہ ماضی منفی کا ہے۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ مگر وہ بھی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالی کی طرف سے مبعوث ہوں۔ ان کے متعلق اس حدیث میں کچھ ذکر نہیں۔ پس یہ حکم آئندہ آنے والے انبیاء پر عائد نہیں کیا جاسکتا۔

غرض یہ حدیث اس بات پر نص نہیں کہ خواہ کوئی نبی ہو۔ وہ اسی جگہ دفن ہوتا ہے۔ جہاں اس نے وفات پائی ہو۔ بلکہ یہ صرف پہلے انبیاء کے ساتھ مخصوص سمجھی جاسکتی ہے

رسول کریمؐ کی ذات سے مختص

اصل بات تو یہ ہے۔ کہ یہ حدیث صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مختص ہے۔ کئی حدیثیں ایسی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کرتے وقت ایسا پہلو لیا ہے۔ جو اپنے اندر عمومیت رکھتا تھا۔ مگر درحقیقت اس سے مراد حضور کی صرف اپنی ذات ہوتی ہے۔ مثلاً ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اخبرنی انہ لم یکن نبیٌّ الا عاش نصف الذی قبلہ واخبرنی ان عیسے بن مریم عاش مائۃ وعشرین سنۃ ولا ارانی الا ذاھبا علے راس ستین۔ یعنی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ ہر نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا ہے۔ اور مجھے یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ عیسٰی بن مریم ایک سو بیس برس تک زندہ رہے۔ پس میں اس وجہ سے قیاس کرتا ہوں۔ کہ ساٹھ سال کے بعد میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤنگا۔ یہ حدیث بظاہر اپنے اندر عمومیت رکھتی ہے۔ اور خیال ہو سکتا ہے۔ کہ شاید سب انبیاء کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوا۔ حالانکہ گذشتہ انبیاء کی عمریں اس کے مطابق نہیں تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر تو کئی لاکھ برس کی ماننی پڑتی ہے جو بالبداہت باطل ہے۔ پس یہ حدیث اگرچہ عام پہلو لئے ہوئے ہے۔ مگر درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات برکات سے مختص تھی

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔ کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اور ان کا ترکہ صدقہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث بھی تمام انبیاء پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر ایک طرف قرآن مجید نے ورث سلیمٰن داؤد کہہ کر بتایا کہ داؤد کا سلیمان وارث ہوا۔ تو دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہکر اس کی تشریح کر دی۔ یرید بہ وجد الملک نفسہ۔ کہ اس جمع کے صیغہ سے مراد حضور کا اپنا ہی نفس ہے۔ پس جب کہ حدیثوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جنہیں عمومیت کے باوجود ایک خصوصیت حاصل ہے۔ اور وہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے مختص ہیں۔ تو ہم اس لحاظ سے یہ حدیث بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تسلیم کریں گے ہر نبی کے لئے نہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے خدا تعالی کے ایسے نبی

گزرے ہیں جو اس جگہ مدفون نہیں ہوئے جہاں انہوں نے وفات پائی تھی۔

پہلے انبیا کی مثال

چنانچہ لکھا ہے:۔

روی ان یعقوب صلوٰت اللہ علیہ مات بمصر فحمل الی ارض الشام وموسیٰ علیہ السلام حمل تابوت یوسف علیہ السلام بعد ما اتی علیہ زمان الی ارض الشام من مصر (بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں فوت ہو گئے۔ مگر انہیں ملک شام میں دفن کیا گیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مدت کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت مصر سے نکلوا کر شام لے گئے تھے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو لیجانے کا واقعہ تفاسیر میں اس طرح لکھا ہے:۔

ان موسیٰ استخرج تابوت یوسف من قعر النیل بالوفق وھو اول علم اوحیٰ لا اللہ بنفسہ وعلمہ آدم علیہ السلام فتوارثہ الانبیاء الیٰ آخر اھن اول ثم اتہ حملہ حتیٰ دفنہ بالشام (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹۰)

یعنے حضرت موسیٰ نے دریائے نیل کی تہ سے علم وفق کے ذریعہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت نکالا۔ اور انہیں لے جا کر شام میں دفن کر دیا۔

پس اگر یہ حدیث کہ نبی جہاں وفات پائے۔ اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے۔ اپنے اندر عمومیت رکھتی تو کیوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر سے شام میں لا کر دفن کیا۔ اور کیوں باوجود اس کے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں فوت ہوئے تھے۔ انہیں شام میں دفن کیا گیا۔ یہ امور ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یہ حدیث اگر صحیح بھی تسلیم کر لی جائے۔ تو صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے مخصوص ہے۔ تمام انبیاء کے متعلق اس میں قاعدہ کلیہ بیان نہیں کیا گیا

بائیبل کا بیان

حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق بائیبل میں بھی لکھا ہے۔

" تب یوسف اپنے باپ کے مونہہ پر گر پڑا اور اس پر رویا اور اس کو چوما۔ اور یوسف نے اپنے طبیب چاکروں کو حکم کیا۔ کہ اس کے باپ میں خوشبو بھریں سو طبیبوں نے اسرائیل میں خوشبو بھری۔ اور اس پر چالیس دن گزرے۔ کیونکہ جن پر خوشبو ملی جاتی ہے اتنے دن گزرتے ہیں۔ اور مصری اس کے لئے ستر دن تک رویا کئے۔ اور جب اس پر رونے کے دن گذر گئے۔ تو یوسف نے فرعون کے گھرانے سے کہا۔ کہ اگر میں نے تمہاری نظروں میں منظوری پائی ہو۔ تو فرعون کے کانوں میں کہہ دیجئے کہ میرے باپ نے یہ مجھ سے قسم لے کے کہا ہے کہ دیکھ میں مرتا ہوں۔ تو مجھ کو میری گور میں جو میں نے کنعان کی زمین میں اپنے لئے کھودی ہے۔ گاڑیو۔ سو اس لئے مجھے رخصت دیجئے۔ کہ جاؤں۔ اور اپنے باپ کو گاڑوں۔ اور میں پھر آؤں گا۔ فرعون نے کہا۔ کہ جا اور اپنے باپ کو جیسے اس نے تجھ سے قسم لی ہے۔ گاڑیو" (پیدائش ۵۰ / ۱ تا ۶)

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق بھی لکھا ہے:۔

"یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لے کے کہا۔ خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا۔ اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے لے جائیو" (پیدائش ۵۰ / ۲۵)

پس ان دونوں وصیتوں کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر سے کنعان کی سرزمین میں دفن کیا گیا۔ اگر نبی مرنے کے بعد دوسری جگہ نہیں لے جایا جاتا۔ تو کیا غیر احمدی حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نبوت سے بھی دست بردار ہو جائیں گے ؟

حضرت مسیح موعود کا مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا

اس میں شبہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور میں وفات پائی۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آپ کو خبر دی تھی۔ کہ آپ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جائیں گے۔ چنانچہ "الوصیت" میں اپنا ایک کشف بیان کرتے ہوئے لکھ چکے تھے

" مجھے ایک قبر دکھلائی۔ جو چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وفات کے بعد لاہور سے قادیان لایا جانا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا بھی آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہو سکتا تھا۔ کہ ایسے اسباب مہیا نہ ہو سکتے۔ کہ آپ کا جسد مبارک قادیان نہ لایا جا سکتا۔ لیکن باوجود مخالفوں کی سخت شرارتوں اور روکاوٹوں کے خدا تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے۔ کہ آپ اپنے کشف کے مطابق لاہور میں وفات پانے کے باوجود اسی جگہ دفن ہوئے جو آپ کو زندگی میں دکھائی گئی تھی۔ اور جس کے پاک اور مقدس ہونے کا علم آپ خدا تعالیٰ سے حاصل کر چکے تھے۔ پس آپ کا اس جگہ دفن ہونا۔ جہاں کے متعلق قبل از وفات آپ نے بتا دیا تھا۔ اور باوجود لاہور میں انتقال فرمانے کے بعد دفن ہونا بھی آپکی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

چلو قادیاںؔ

(از محمد عزیز اللہ خان صاحب آشؔر قصبہ میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور)

سنو میرے یارو چلو قادیاں کو | تساہل کو چھوڑو چلو قادیاں کو
بہت سو لئے اٹھو چلو قادیاں کو | نبی آ گیا لو چلو قادیاں کو

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

تمنا تھی جس کی زمین و زماں کو | تڑپ جس کے ملنے کی تھی انس و جاں کو
جو مرغوب تھا شاہ کون و مکاں کو | وہ مہدی ملا ارضِ ہندوستاں کو

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

جو مانیں گے احمد مسیح الزماں کو | وہی جائیں گے سیدھے باغ جناں کو
یہ پیغام پہنچا دو سارے جہاں کو | شرف حق نے بخشا ہے دارالاماں کو

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

جو ابنائے فارس پہ حق نے نظر کی | خبر تھی یہ اصح حدیث و خبر تھی
رہے اس سے محروم سادات ترکی | یہ مرضی ہے اب شاہ جن و بشر کی

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

مذاہب کے دنگل تھے جس سرزمیں پر | جہاں علم و فن کے اکھاڑے تھے اکثر
اسی جا پہ آیا خدا کا پیمبر | فرشتوں نے پھونکا ہے پھر صور محشر

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

محمد ہیں گر آفتابِ نبوت | تو احمد بنا ماہتابِ نبوت
بفضلِ خدا وا ہے بابِ نبوت | خبر دے رہی ہے کتابِ نبوت

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

ترقی کناں دم بدم قادیاں ہے | خدا کا مجسم کرم قادیاں ہے
فضائی بہار ارم قادیاں ہے | زہے بخت ارضِ حرم قادیاں ہے

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

یہاں کی ہر اک صبح ہے طور آسا | ہر اک شام ہے دام زلف چلیپا
یہاں حق نے بھیجا ہے موعود عیسیٰ | اگر دیکھنا ہو محمد کا جلوہ

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

یہی بن گیا ارض امین کا سینا | یہی عرش مولا کا ہے آبگینہ
یہی حضرت نوح کا ہے سفینہ | رسول عرب کا یہی ہے مدینہ

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

مقدر جہاں تھا نزول مسیحا | ستارہ وہاں پر ہے ہے نیار بیضا
جہاں پر تھا مرقوم مہدی کا آنا | وہ ارضِ کدعہ قادیاں ہے سراپا

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

اگر طور مد نظر دیکھنا ہے | اگر نور حق سر بسر دیکھنا ہے
تمنا اگر بار دیگر دیکھنا ہے | اگر تم کو فضل عمر دیکھنا ہے

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

ہوا و ہوس کے یہ سب بند توڑو | جدھر راہ حق ہو ادھر باگ موڑو
سر بطل چوب صداقت سے پھوڑو | اتر ساری دنیا کے جھگڑوں کو چھوڑو

چلو قادیاں کو چلو قادیاں کو

تاریخ اسلام

ہجرت حبشہ

سنہ ۵ نبوی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مسلمانوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ مکہ سے ہجرت کر جائیں۔ کفار کے مظالم سے محفوظ رہنا۔ اور بلا روک ٹوک آزادی کے ساتھ فرائض اسلام ادا کرنا بھی یقیناً ہجرت کی زبردست وجوہات تھیں لیکن ہم سمجھتے ہیں ہجرت کرنے کا ایک بڑا سبب یہ تھا۔ کہ دوسرے ممالک میں بھی تبلیغ اسلام کی جائے۔ اور اس نور سے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں نازل ہوا۔ دیگر اقوام کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جائے چنانچہ ہجرت کا فیصلہ ہوا۔ اور اس کے لئے موزوں ملک حبشہ تجویز کیا گیا جسے انگریزی میں ابی سینیا کہتے ہیں۔ یہ ملک براعظم افریقہ کے شمال مشرق یعنی مصر کے جنوب میں بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے۔ اس زمانہ میں بھی وہاں عیسائیوں کی حکومت تھی اور اب بھی ہے حبشہ کا فرمانروا نجاشی کہلاتا تھا جس کے معنے بادشاہ کے ہیں۔ اور اس کا نام بخاری باب موت النجاشی میں اصحمہ بتایا گیا ہے۔

مہاجرین کی تعداد

الغرض سنہ ۵ نبوی کے ماہ رجب میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف مہاجرت کی مردوں میں حضرت عثمان بن عفان حضرت عبدالرحمن بن عوف جیسے مقتدر اصحاب بھی شامل تھے۔ اور عورتوں میں حضرت رقیہ بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھیں جو عتبہ بن ابولہب سے قطع تعلق کے بعد حضرت عثمان کی زوجیت میں آئی تھیں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ مہاجرین میں زیادہ تر طاقتور قبائل سے تعلق رکھنے والے اور متمول افراد ہی شامل ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے ایسے سرکردہ لوگ بھی اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف میں تھے۔ مگر وہ لوگ یعنی غلام وغیرہ مہاجرین میں شامل نہیں۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نظر نہیں آتی۔ کہ ان کی بے بسی اور کمزوری اس قدر بڑھی ہوئی تھی۔ کہ وہ ہجرت کی طاقت بھی نہ رکھتے تھے۔

سفر

ان لوگوں نے جدہ تک پاپیادہ سفر کیا اور وہاں سے ایک تجارتی جہاز پر ۵ درہم فی کس کرایہ ادا کر کے حبشہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ حبشہ کے ساتھ اہل عرب کے تجارتی تعلقات بہت قدیم سے تھے۔ اور عرب اس ملک کے حالات سے بخوبی واقف و آگاہ تھے

مہاجرین کا تعاقب

قریش کو جب اس ہجرت کی خبر ملی۔ تو وہ اور سخت برافروختہ ہوئے۔ مہاجرین کے تعاقب میں انہوں نے آدمی بھیجے کہ جہاں ملیں۔ انہیں پکڑ کر واپس لے آؤ۔ مگر ان کے جدہ پہنچنے سے قبل مہاجرین کا جہاز روانہ ہو چکا تھا۔

مہاجرین کی واپسی

یہ لوگ حبشہ میں نہایت امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے لیکن ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ ان تک یہ خبر پہنچی۔ کہ قریش مکہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس پر بعض تو مزید تفاصیل کے منتظر رہے۔ اور بعض واپس آ گئے۔ لیکن مکہ کے پاس پہنچکر جب اس خبر کی تردید ہوئی۔ تو واپس آنے والوں میں سے کچھ تو پھر لوٹ گئے۔ اور بعض چھپ چھپا کر مکہ میں داخل ہو گئے۔

مہاجرین میں اضافہ

قریش مکہ اپنے مظالم میں چونکہ روز بروز ترقی کرتے جا رہے تھے اس لئے جس کسی مسلمان کو موقعہ ملتا۔ وہ مکہ سے نکل کر حبشہ پہنچ جاتا اور اس طرح آہستہ آہستہ سو کے قریب مسلمان وہاں پہنچ گئے۔ قریش یہ حالت دیکھ کر بہت پیچ و تاب کھانے لگے۔ اس ہجرت کو بعض مورخین نے ہجرت حبشہ ثانیہ لکھا ہے۔

کفار کا وفد نجاشی کے پاس

قریش نے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجنے کی تجویز کی۔ جو وہاں جا کر ان مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکال دینے اور قریش کے حوالے کر دینے کی تحریک کرے۔ وفد کے ممبر عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص قرار پائے۔ یہ عمرو وہی ہیں۔ جو فاتح مصر کے لقب سے موسوم ہیں۔ اور جنہوں نے بعد میں اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ قریش نے نجاشی اور اس کے تمام درباریوں کے لئے بیش قیمت اور گراں بہا تحائف ارسال کئے۔ وفد نے دربار نجاشی میں رسائی حاصل کر کے اسے اپنے مطلب اور مقصد سے آگاہ کیا۔ اور درخواست کی کہ ہمارے مجرم ہمارے حوالے کر دیئے جائیں۔ درباری چونکہ تحائف لے چکے تھے اس لئے انہوں نے بھی خوب ہاں میں ہاں ملائی۔ لیکن نجاشی نے کہا یہ لوگ چونکہ میری پناہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا بیان سننے کے بغیر میں کوئی بات نہیں کر سکتا۔

مسلمان نجاشی کے دربار میں

چنانچہ مسلمانوں کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ اور نجاشی نے ان سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اور تم نے کونسا مذہب اختیار کیا ہے مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفر بن ابی طالب نے اسلام سے قبل اپنی ناگفتہ بہ حالت اسلام کی پر امن تعلیم اور قریش کے مظالم نہایت وضاحت سے بیان کئے۔ اور نجاشی کے کہنے پر سورہ مریم کی ابتدائی آیات پڑھکر سنائیں۔ کلام الٰہی کو سن کر نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اس نے کہا خدا کی قسم یہ کلام اور مسیح کا کلام ایک روشنی کا پرتو ہیں۔ اور اس نے قریش سے صاف کہدیا۔ کہ میں ان لوگوں کو تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا۔ تم واپس چلے جاؤ۔ اور ان کے تحائف بھی واپس کر دیئے۔

وفد قریش کی ایک اور چال

قریش کے وفد نے ایک اور چال چلی یعنے اگلے روز پھر دربار میں رسائی حاصل کر کے نجاشی سے کہا۔ کہ کیا تمہیں معلوم ہے۔ یہ لوگ حضرت مسیح کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ نجاشی نے پھر مسلمانوں کو طلب کیا۔ اور اگرچہ مسلمانوں کو خوف تھا۔ کہ چونکہ ہم مسیح کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ عمرو ابن العاص کی یہ چال کارگر ہو جائے۔ مگر قربان جایئے۔ ان کی صداقت شعاری۔ اور راستبازی کے کہ ہر طرف خوفناک مصائب میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود سچ بات کہنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کیا۔ چنانچہ نجاشی کے سوال کے جواب میں انہوں نے صاف کہدیا۔ کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا برگزیدہ اور مقرب تو بے شک یقین کرتے ہیں۔ مگر ابن اللہ نہیں سمجھتے۔ اس پر نجاشی نے زمین پر سے ایک تنکا اٹھایا۔ اور کہا واللہ جو کچھ تم نے بیان کیا۔ میں حضرت عیسیٰ کو اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا۔ اگرچہ عیسائی پادری نجاشی کی اس صاف گوئی پر بہت برہم ہوئے۔ مگر اس نے قطعاً کوئی پرواہ نہ کی آخر قریش کا وفد ناکام و نامراد خائب و خاسر واپس آیا۔

واپسی

مہاجرین حبشہ ایک عرصہ تک نہایت امن و امان اور اطمینان کے ساتھ وہاں رہے۔ لیکن بعض ان میں سے ہجرت یثرب سے پہلے واپس آ گئے۔ جیسے حضرت عثمان اور بعض اسوقت مدینہ میں آئے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خیبر سے واپس آ رہے تھے ؛

حضرت ابوبکرؓ کی روانگی اور واپسی

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے ظاہر ہے۔ کہ جس زمانہ میں مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے۔ انہی دنوں حضرت ابوبکرؓ بھی ارادہ ہجرت سے مکہ سے نکلے۔ لیکن تھوڑے ہی فاصلہ پر قبیلہ قارہ کا سردار ابن الدغنہ ملا۔ اور آپ کو اپنی پناہ میں لے کر واپس لے آیا۔ اور مکہ پہنچ کر قریش کو ملامت کی کہ تم ایسے نیک اور پاکباز آدمی کو مکہ سے نکال رہے ہو۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک چھوٹی سی مسجد بنائی۔ اور وہیں نماز اور تلاوت قرآن کریم کرتے۔ اور رقت کی وجہ سے بسا اوقات روتے بھی جاتے۔ جس کا قریش کی عورتوں اور بچوں پر خاص اثر ہوتا۔ قریش نے ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر کو اونچی آواز سے قرآن پڑھنے سے روک دو۔ اس نے جب روکنا چاہا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ کہ میں اس سے تو نہیں رک سکتا۔ تمہیں اگر کوئی خطرہ ہے۔ تو مجھے اپنی پناہ میں مت رکھو

مہاجرین حبشہ نے باوجود غریب الوطنی اور بے سروسامانی کے تبلیغ اسلام بھی جاری رکھی۔ اور ان کے ذریعہ اس ملک میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ جس کی تفصیلات بعد میں آئیں گی ؛

تحقیق الادیان

کیا کوئی عیسائی عیسائیت کو زندہ مذہب ثابت کر سکتا ہے

ہر مذہب کے پیروؤں کا دعویٰ

یوں تو ہر مذہب و ملت کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ جس مذہب کے وہ پیرو ہیں۔ وہی حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ لیکن جب تک اس دعویٰ کو دلائل کے ساتھ ثابت نہ کیا جائے اور سچائی کا ثبوت نہ پیش کیا جائے۔ اس وقت تک اسے کچھ وقعت نہیں دی جا سکتی۔ اس وقت ہم عیسائیت کے متعلق تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا عیسائی صاحبان موجودہ عیسائیت کے سچے ہونے کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ وہ ثبوت نہیں۔ جو عقل و نقل کے رو سے ایک زندہ اور سچے مذہب کی صداقت کا ہو سکتا ہے۔ بلکہ صرف وہ ثبوت جو خود عیسائیت نے اپنی صداقت کے لئے پیش کیا ہے۔

انجیل کا پیش کردہ معیار

انجیل یوحنا باب ۱۵ میں یسوع مسیح فرماتے ہیں "انگور کا حقیقی درخت میں ہوں۔ اور میرا باپ باغباں ہے جو ڈالی مجھ میں ہے۔ اور پھل نہیں لاتی۔ اسے وہ کاٹ ڈالتا ہے۔ اور جو پھل لاتی ہے۔ اسے چھانٹتا ہے۔ تاکہ زیادہ پھل لائے۔ اب تم اس کلام کے سبب جو میں نے تم سے کہا۔ پاک ہو۔ تم مجھ میں قائم رہو۔ اور میں تم میں۔ جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے۔ تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی۔ اسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو۔ تو پھل نہیں لا سکتے۔ میں انگور کا درخت ہوں۔ تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے۔ اور میں اس میں۔ وہی بہت پھل لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے۔ تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا۔ اور سوکھ جاتا ہے۔ اور لوگ انہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں۔ اور وہ جل جاتی ہیں۔ اگر تم مجھ میں قائم رہو۔ اور میری باتیں تم میں قائم رہیں۔ تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا۔۔۔۔ اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ تو میری محبت میں قائم رہو گے۔ جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے"۔

انجیل کی ان آیات میں یسوع مسیح نے اپنے ماننے والوں کو یہ بتایا ہے۔ کہ اگر وہ ان کے بتائے ہوئے حکموں پر عمل کرتے رہینگے اور ان کی سچی محبت اپنے دلوں میں رکھیں گے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو چاہیں۔ وہ مانگیں۔ انہیں دیا جائیگا۔ ان کی کوئی خواہش اور آرزو رد نہ کی جائے گی۔ اور انہیں کسی مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے میں ناکامی نہ ہوگی۔

کیا عیسائی دنیا میں کوئی ہے

اب قابل دریافت امر یہ ہے۔ کہ ساری عیسائی دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا انسان ہے۔ جو یسوع مسیح کے اس بیان کردہ معیار کے رو سے انجیل کی زندگی۔ عیسویت کی زندگی۔ اور بالآخر یسوع مسیح کی فیض رسانی کا ثبوت پیش کر سکے یعنی جو کچھ وہ مانگے۔ اسے مل جائے۔ جو کچھ وہ چاہے اسی حاصل ہو جائے۔ اور جو کچھ وہ خیال کرے۔ پورا ہو جائے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا اس سے صاف طور پر یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یسوع مسیح کا نام لینے والے۔ اسے اپنا نجات دہندہ قرار دینے والے۔ اور اس کے قبول کرنے کی دنیا کو دعوت دینے والے خود اس میں قائم نہیں اور اسکی باتیں ان میں موجود نہیں۔

عیسائی اپنی فکر کریں

پس قبل اس کے کہ عیسائی مشنری دنیا کو عیسائیت کی دعوت دیں۔ تثلیث کے پرستار بنانے کی کوشش کریں۔ کفارہ کا مسئلہ پیش کریں۔ انہیں چاہئیے۔ اپنے آپ کو انجیل کے مندرجہ بالا معیار کی رو سے یسوع مسیح کے حقیقی پیرو ثابت کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اور یقیناً نہیں کر سکتے۔ تو انہیں پہلے اپنی فکر کرنی چاہئیے۔ اور یا تو اپنے اندر ایسی قابلیت پیدا کرنی چاہئیے۔ کہ جو مانگیں۔ وہ انہیں حاصل ہو جائے۔ یا پھر یہ ثابت کرنا چاہئیے۔ کہ یسوع مسیح نے جو معیار اپنے سچے پیروؤں کے لئے مقرر فرمایا۔ وہ درست نہیں۔ لیکن جب تک انجیل میں وہ آیات موجود ہیں۔ جو اوپر درج کی گئی ہیں۔ اور جب تک عیسائی صاحبان ان کے درست ہونے سے انکار نہیں کرتے۔ اس وقت تک ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے عملی نمونہ سے نہ صرف ان کی صداقت ثابت کریں۔ بلکہ عیسائیت کی صداقت بھی پیش کریں۔

عیسائیت کی بنیاد مردہ پرستی پر ہے

لیکن ممکن نہیں۔ کہ وسیع عیسائی دنیا میں سے کوئی ایک بھی اس کے لئے تیار ہو سکے۔ اور تیار ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ ان کے موجودہ عقائد کی بنیاد ہی مردہ پرستی پر ہے۔ اور مردہ پرستی کی بھی تثلیث میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی پہلی مردہ پرستی تو یہ ہے۔ کہ جس انسان کو انہوں نے اپنا خدا بنایا۔ اس نے نہ صرف نہایت پُر آلام زندگی بسر کی۔ بلکہ بقول ان کے صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور صلیب پر ہی جان دیکر مر گیا۔ دوسری مُردہ پرستی یہ ہے۔ کہ اصل انجیل جو عبرانی میں تھی۔ اس کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ اس کی بجائے یونانی ترجمہ کو اصل قرار دے لیا گیا۔ اس کے آگے ترجمے در ترجمے ایسے شائع کئے گئے۔ کہ مخلص سے مخلص عیسائی کے لئے بھی اصل حقیقت کا پتہ لگانا ناممکن ہو گیا۔ پھر ان ترجموں میں آئے دن من مانے تغیرات کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح بغیر کسی قسم کے احساس کے کئے جاتے ہیں۔ جس طرح مُردہ کو چیرا پھاڑا جاتا ہے۔

تیسری مُردہ پرستی کفارہ کا عقیدہ ہے۔ جس کے رو سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کے صلیب پر فوت ہو جانے کی وجہ سے سب کے گناہ معاف ہو گئے۔ اول تو یہی بات ناقابل فہم ہے۔ کہ گناہ کو کسی کی خودکشی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور کسی کے صلیب پر جان دینے سے دوسروں کے گناہ کیونکر معاف ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ بات دنیا کے مشاہدہ کے بالکل خلاف ہے۔

کیا عیسائی صاحبان بتا سکتے ہیں۔ کہ عیسائی اقوام میں کونسا گناہ کا پہلو ہے۔ جو نہیں پایا جاتا۔ سب سے بڑھ کر زنا کو توریت میں بڑا کہا گیا ہے۔ مگر یہ سیلاب جس زور سے ان قوموں میں آیا۔ اس کی نظیر کہیں اور نہیں مل سکتی۔ پھر کفارہ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہونے کا کیا مطلب۔

غرض عیسائیت کی کوئی چیز بھی تو ایسی نہیں۔ جس میں زندگی پائی جاتی ہو۔ اور جس کی وجہ سے عیسائیت کو زندہ مذہب کہا جائے۔

صداقت عیسائیت ثابت کرنے کی دعوت

ممکن ہے۔ عیسائی صاحبان کہدیں۔ کہ انہیں کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے وہ کچھ نہیں مانگتے۔ اگرچہ یہ بات بجائے خود مضحکہ خیز ہے۔ لیکن اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ کسی عیسائی کو دنیوی لحاظ سے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ خدا سے مانگے۔ تو اس سے تو عیسائی صاحبان انکار نہیں کر سکتے۔ کہ وہ یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ عیسائیت کی صداقت سب دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ اس کے لئے جب انہیں خارق عادت نشان دکھلانے کے لئے مقابلہ پر بلایا گیا۔ تو کیوں آج تک ان میں سے کوئی میدان میں نہیں آتا۔

اسلام کے جری اور پہلوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار عیسائیوں کو مقابلہ کی دعوت دی۔ اور بار بار لکھا "اگر یسوع مسیح ہی زندہ خدا ہے۔ اور وہ اپنے صلیب برداروں کی نجات کا باعث ہوا ہے۔ باوجودیکہ اس کی خود دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو کسی پادری یا راہب کو میرے مقابلہ پر پیش کرو۔ کہ وہ یسوع مسیح سے مدد اور توفیق پا کر کوئی خارق نشان دکھلائے۔ میں اب میدان میں کھڑا ہوں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اپنے خدا کو دیکھتا ہوں۔ وہ ہر وقت میرے سامنے اور میرے ساتھ ہے"۔

یہ چیلنج اب بھی موجود ہے۔ اگر کوئی عیسائی عیسائیوں کا نمائندہ بن کر اس میدان میں آنا چاہیئے تو آ سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے کھڑے ہیں۔

مراسلات

خلافت کانفرنس کے اجلاس کی تقریب پر دعوت

چودھری کرم دین صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ بمبئی نے جماعت احمدیہ کی طرف سے خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس بمبئی کی تقریب پر کانفرنس کے صدر یوتھ لیگ کے صدر اور والنٹیر کورز کے صدر اور معزز ڈیلیگٹس کو تاج محل ہوٹل میں ایک شاندار دعوت دی۔ صدر کانفرنس نے تو ایک ضروری کام کی وجہ سے حیدرآباد جانے کے لئے معذرت اور اجازت حاصل کر لی تھی۔ مسٹر شہید سہروردی۔ مسٹر یسین نوری۔ مسٹر نبی اللہ۔ مولانا شفیع داؤدی اور مسٹر زاہد علی۔ مولانا محمد عرفان صاحب۔ مسٹر اللہ بخش یوسفی اور مولانا غلام رسول اور دوسرے احباب اس تقریب پر جمع ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ کے نظام اور حضرت اقدس کی شخصیت اور سرگرمیوں کا ان کے دل پر ایک اثر ہے۔ اور وہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق سلسلہ کی موجودہ خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت اخلاص کے ساتھ بغیر کسی قسم کی نمائش و ستائش کی خواہش کے عہد حاضرہ کی ضروریات میں حصہ لے رہی ہے۔ "ہندو راج کے منصوبے"۔ اور جماعت کے اقتصادی اور تعلیمی تبلیغی اور اصلاحی نظام اور ادارات کا ذکر آیا۔ اس تقریب دعوت پر بھی ان احباب نے محبت ریز شکریہ کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب میں نے عرض کیا۔ کہ دراصل ہمیں آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ کہ آپ نے ہم کو اکرام ضیف کے حکم کی تعمیل اور ارشاد نبوی پر عمل کرنے کا موقعہ دیا۔ تو وہ احیاء سنت نبوی کے جذبہ کی ضرورت کا صحیح احساس کر رہے تھے۔

بہر حال دو تین گھنٹہ تک یہ نہایت پُر لطف صحبت رہی میں چودھری صاحب کا جماعت بمبئی کی طرف سے خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے سلسلہ کے وقار اور تعارف کے لئے اس تقریب پر مالی ایثار سے کام لیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کے کاروبار میں ترقی اور کامیابی کی دعا کریں۔ کہ ان کے اموال میں سلسلہ کا حصہ ہے۔ (خادم عرفانی)

پونچھ کے متعلق اخبار کیسری کی غلط بیانی

اخبار کیسری لاہور ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ بحکم مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر راجہ جگت دیو سنگھ صاحب والئے پونچھ کو نظر بند کر دیا گیا۔ اور جاگیر پونچھ ضبط کر لی گئی ہے۔

اس پر پرسنل اسسٹنٹ ٹو وزیر صاحب نے پبلک کی بے چینی کو مدنظر رکھ کر بذریعہ تار سرینگر کشمیر وزیر صاحب بہادر پونچھ سے استصواب کیا جس کا یہ جواب آیا۔ کہ خبر مندرجہ اخبار کیسری لاہور متعلق راجہ صاحب بہادر پونچھ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ تردید کی جائے۔ اور جملہ انجمن ہا و سوسائٹی کو اطلاع دی جائے۔ چنانچہ ایک سرکلر وزارت جلیلہ کی طرف سے انجمن احمدیہ پونچھ کے پریذیڈنٹ کے نام موصول ہوا۔ جس پر انجمن ہذا نے فوراً اجلاس منعقد کر کے شہر و مضافات کی احمدیہ جماعتوں کو تحریری اطلاع تردید مذکور کر دی گئی ہے۔

ایک ریزولیوشن پاس کر کے شکریہ کی چٹھی سری سرکار والا مدار بتوسط جناب وزیر صاحب بہادر گذارش کی گئی۔

(خاکسار طالش مند شکر احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پونچھ)

مسلمانان گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا جلسہ

۳ جون کو مسلمانان گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی جلسہ احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جناب سید نذیر حسین صاحب صدر منتخب ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شروع ہوئی۔ جناب صدر مسٹر فضل الرحمٰن صاحب۔ مولانا محمد سلیمان غوری صاحب۔ چودھری خوشی محمد صاحب اور بھائی محمد بوٹے خان صاحب نے تقریریں کیں۔ اور حاضرین جلسہ کو ملک کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور ہندو قوم کے منصوبوں کو واضح کرتے ہوئے ہوشیاری اور بیداری کی تلقین کی۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانان گھٹیالیاں کا یہ جلسہ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان کی اس چٹھی کی جو آپ نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں انتخاب ممبران راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارسال کی ہے۔ پُر زور تائید کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ ان تمام قرار دادوں کی پُر زور حمایت کرتا ہے جو آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ ۵-۶ اپریل ۱۹۳۱ء میں منظور ہوئیں۔ اور یہ جتلا دینا چاہتا ہے۔ کہ نام نہاد مسلم نیشنلسٹ پارٹی ہرگز مسلمانان ہند کی نمائندہ نہیں۔

(۳) یہ جلسہ ہندو اخبارات کے اس ناپاک اور جھوٹے پراپیگنڈے کو جو وہ خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن اور جناب ملک فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ پرنسپل صاحب انجینئرنگ سکول رسول و پرنسپل میکلیگن کالج مغل پورہ لاہور کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتا ہے۔ جو کہ انہوں نے مسلمان طلباء کے خلاف اختیار کیا۔ اور گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ فوراً اس طرف متوجہ ہو۔

(۵) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ وزیر زراعت۔ چیف انجینیر اور پریس کو بھیجی جائیں۔ (خاکسار سکرٹری)

موضع جگیال (ضلع گوجرانوالہ) کے مسلمانوں کے مظالم

موضع جگیال تھانہ کوٹ نیناں سے قریباً دو میل پر ہندو راجپوتوں کا ایک قصبہ ہے۔ جہاں ۷۰-۸۰ گھر مسلمان اقوام سید۔ جولاہے۔ نائی۔ ارائیں جوگی وغیرہ کے ہیں۔ جو غیر مالک ہیں۔ گاؤں میں ایک کچی مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔ جس میں مسلمان اذان دیتے اور پانچ وقت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ چند ماہ سے ہندو راجپوتوں نے مسلمانوں کو گائے کا گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے سخت تنگ کر رکھا ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چند مسلمانوں نے قریب کے مذبح سے گائے کا گوشت منگایا۔ اس پر ہندو راجپوت برافروختہ ہو کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ گوشت کی ہانڈیاں اٹھا کر لے گئے۔ مسلمان بھی بیچارے مصیبت کے مارے ساتھ تھے۔ بازار میں جا کر مسلمانوں کو خوب پٹوایا۔ اس کے بعد ہندوؤں نے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے سؤر لا باندھے۔ مسلمانوں کو مسجد میں جانے اور اذان دینے سے قطعاً بند کر دیا۔ مسجد کے لوٹے اور گھڑے توڑ ڈالے۔ مسلمانوں کا کنوؤں سے پانی بند کر دیا ہے۔ نزدیک کے گاؤں سے مسلمان پانی لاتے اور بسر اوقات کر رہے ہیں۔ بیکس مسلمانوں کے مال مویشی جبراً تھانے پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ مویشیوں کے لئے باہر سے گھاس وغیرہ لانا مسلمانوں کے لئے قطعاً بند کر رکھا ہے۔ مویشیوں کا چرنے کے لئے باہر جانا روک رکھا ہے۔ رفع حاجت کے لئے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے سخت رکاوٹ کر رکھی ہے مسلمانوں کی گیہوں کی پولیاں گیہوں نکالنے سے بند کر رکھی ہیں۔ جن کے برسات میں خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ اعلیٰ حکام ضلع کو پہلے بھی مسلمانوں کی مظلومیت کی داستان بذریعہ اخبار سنائی گئی لیکن تا حال کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ مسلمانوں نے عدالت میں دعوے کر رکھا ہے جس کی ایک پیشی ہو چکی ہے۔ ضلع کے اعلیٰ حاکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سے نہایت ادب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں - یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے - یا مردہ پیدا ہوتے ہیں - ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں - اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں - اور ان گھروں کا چراغ ہیں - جو اٹھرا کے رنج والم میں مبتلا ہیں - کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں - ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے - قیمت فی تولہ عہ ؛

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں - ایک دفعہ پر منگوانے پر فی تولہ عہ لیا جائے گا

حب مقوی اعصاب
فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں - بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں - جوڑوں کا درد - درد کمر - تمام بدن کا درد - ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے - یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ ؏

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان دارالامان

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھ کر
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا

جناب ماسٹر بلیغ الدین صاحب بلموری سکول بوروہ کانپور فرماتے ہیں آج تک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شمع ہدایت کے لئے درجہ اولیٰ رکھتی تھیں لیکن کتاب جدید انگلش ٹیچر مصنفہ ماسٹر صدیق الحسن خان کو دیکھ کر خدا کا کلام فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یاد آگیا درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے - براہ مہربانی ایک اور کتاب اس پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں +

جناب آمنہ بیگم صاحبہ دختر جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب فوجی جمعدار قادیان تحریر فرماتی ہیں - جدید انگلش ٹیچر کو جیسا سنا کرتی تھی - اس سے اولیٰ اور بہتر پایا میں نے انگریزی میں کافی سے زیادہ لیاقت حاصل کر لی ہے اور انگریزی گرامر سے خوب واقفیت ہو گئی ہے - جس کے لئے میں مصنف کی بہت مشکور ہوں - کیونکہ اس کے بغیر میں انگریزی میں اتنی قدر لیاقت نہ حاصل کر سکتی تھی - وہ لوگ جو اپنی بیوہ دلڑکیوں کیلئے گھر میں استاد نہ رکھ سکتے ہوں - ان کیلئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی - قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک - اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے تو کل قیمت واپس منگوالیں:۔ **قمر برادرز (الف) شملہ**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت صاحب افسر مال بہادر راولپنڈی

بوٹا خاں ولد رسمت خلی خاں بذاتہ و بیز ولی جائز جمشید نابالغ ولد خورشید خاں - مسماۃ مرزا بیگم بیوہ خورشید خاں بذریعہ بوٹا خاں مذکور قوم راجپوت ساکن کہوٹہ ضلع راولپنڈی

بنام:۔ سلطان محمود خاں ولد عبدالکریم قوم راجپوت ساکن کہوٹہ ضلع راولپنڈی

دعویٰ بٹوارہ ۱۳/۳۰ ۱۱/۲۸

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسمی سلطان محمود خاں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے - اور روپوشی ہے - اس لئے اشتہار ہذا بنام مسمی سلطان محمود خاں مذکور جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر ۱۵ جون ۳۱ء کو بمقام راولپنڈی حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل آویگی

آج بتاریخ ۲ جون ۳۱ء دستخط میرے اور مہر عدالت سے جاری ہوا

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض نا طاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے محصول ۸ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

موت کی گرم بازاری

اور امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھکر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی ایم ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں - جس کی دوا نہ پیدا کیگئی ہو - آپ نے متعدد عربی - فارسی اور انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا ہے - اسکو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اسطرح یکجا کر دیا ہے کہ اسمیں دق کی تعریف اور اسکے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج بنہایت شرح و بسط کیساتھ درج ہیں کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ رہنا چاہئیے قیمت فی جلد للعمر

ملنے کا پتہ: شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے - یہ امراض شکم خاص کر قبض کے لئے نہایت مفید ہے - آپ نے فرمایا کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے - آپکے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا - اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا - اس لئے یہ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں - ترکیب استعمال صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں - قیمت ساٹھ گولی بمعہ محصولڈاک ؏ (ایک روپیہ) ؛

پتہ:۔ عزیز منزل محلہ دارالفضل قادیان

وصیت نمبر ۳۳۵۸

میں مظہر حسین ولد حسین بخش قوم ککے زئی ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{3}$ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان کچا پکا موضع دھرم کوٹ رندھاوا مشترکہ مالیت تقریباً ہزار روپیہ جس میں میرا تیسرا حصہ ہے (۲) دس مرلہ اراضی واقع محلہ دارالبرکات قادیان مالیت دو صد روپیہ (۳) پراویڈنٹ فنڈ بذمہ سرکار اس وقت قریباً تین صد روپیہ۔ (۴) کل جائداد کی میزان قریباً ۸۳۳/- روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ تیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد سے وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:۔ مظہر حسین ڈسپنسر پتوکی ضلع لاہور

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ سگنیلر جنگلہ ڈیڑھ۔

گواہ شد:۔ ظہور حسین مبلغ احمدی برادر موصی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— گورنر صاحب پنجاب پر یونیورسٹی ہال میں حملہ کرنے والے ہری کشن کو ۹ جون کی صبح ۶ بجے میانوالی جیل میں پھانسی دے دی گئی۔ اور جیل کے احاطہ کے قریب ہی ملازمین جیل نے لاش جلادی۔ وارثوں کو جلانے کی رسم میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔

— وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر بالڈون کے درمیان مسئلہ ہند پر جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس میں وزیر اعظم نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کا مسودہ قانون برطانیہ کے وزراء کی طرف سے پیش ہوگا۔

— تحصیل موگا ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں کے قریب جنگل میں ڈاکو چھپے ہوئے تھے۔ کہ پولیس نے حملہ کر دیا۔ دونوں طرف سے خوب فائر ہوئے۔ دو ڈاکو ہلاک اور تین زخمی ہو کر گرفتار کئے گئے۔ باقی بھاگ گئے۔ کمین گاہ سے بندوقیں۔ ریوالور۔ کارتوس وغیرہ دستیاب ہوئے۔ بے شمار نقدی زیورات اور ۲۵ سیر سونا ایک مقام پر دفن کیا ہوا ملا۔

— ہندوستان کے مزدوروں کے متعلق وہٹلے کمیشن کی رپورٹ ۲۴ یا ۲۵ جون کو ایک ہی وقت برطانیہ اور ہندوستان میں شائع ہو جائے گی۔

— آل پارٹیز مسلم کانفرنس اور نام نہاد نیشنلسٹ مسلمانوں میں طریق انتخابات کے متعلق تصفیہ کے لئے بھوپال میں جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ بلا کسی سمجھوتہ کے ختم ہو گئی۔ جس کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ بعد میں شملہ میں منعقد ہوگی۔ اس وقت تک جداگانہ انتخاب کے منظور ہونیکا ہی امکان ہے

— جرمنی کے بجٹ میں اس سال دس کروڑ پونڈ کا گھاٹا ہوا۔ جسے پورا کرنے کے لئے ایک خاص ٹیکس لگایا گیا ہے۔ صدر جمہوریہ نے اہل ملک سے اپیل کی ہے کہ اپنے وطن کو دیوالیہ ہونے سے بچائیں

— الہ آباد کے قریب ایک گاؤں میں ایک مسلمان زمیندار کو اس کے مزارعین نے جبکہ وہ مالیہ وصول کرنے گیا تھا۔ اس کے چھ ساتھیوں سمیت جان سے مار دیا۔

— ۸ جون کو دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ فیڈرل سٹرکچر کمیٹی اور گول میز کانفرنس کے نمائندے پہلے ہی ہوں گے۔ ہاں ان میں بعض کا اضافہ کیا جائیگا گاندھی جی کو ابھی تک شمولیت کے لئے کوئی باقاعدہ دعوت نہیں دی گئی۔

— کلکتہ کے ایک خاکروب نے اٹھارہ مکانات اور ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ اپنے بعد چھوڑا۔ اس کی لڑکی نے دعویٰ کیا۔ کہ اس کا باپ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کی جائداد سے اسے اسلامی شریعت کے مطابق حصہ ملنا چاہئیے۔ مگر لڑکوں نے حصہ نہ دینے کی وجہ سے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے انکار کیا۔ آخر فریقین میں سمجھوتہ ہو گیا۔ اور لڑکی کو دس ہزار روپیہ دے دیا گیا۔

— ۷ جون کی صبح برطانیہ میں ایسا سخت زلزلہ آیا۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ آیا ہوگا۔ جھٹکے آدھ گھنٹہ تک برابر جاری رہے لوگ چارپائیوں سے نیچے گر گئے۔ امریکہ اور بلجیم میں بھی یہ محسوس کیا گیا۔ ابھی تک نقصان جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی

— چند روز ہوئے شاہدرہ سے بم سازی کا سامان پکڑا گیا تھا۔ پولیس کا بیان ہے کہ اس جگہ سے چھ ڈائنامیٹ بھی ملے تھے۔ جو راوی کا پل اڑانے کے لئے رکھے گئے تھے۔ مگر مجرمان کو مہلت نہ ملی۔

— ۸ جون کو لاہور ریلوے سٹیشن پر دو کلرک لائن پر سے گذر رہے تھے۔ کہ انجن کی جھپٹ میں آ گئے۔ ایک تو وہیں مر گیا۔ اور دوسرا نازک حالت میں ہے۔

— وکلائے صفائی کے بحثانہ کے بارے میں اسیران مقدمہ سازش دہلی نے جو نیا جھگڑا کھڑا کیا ہے۔ اور جس کی بناء پر انہوں نے عدالت میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔ اگر اس کا تسلی بخش طور پر تصفیہ نہ ہوا۔ تو خیال کیا جاتا ہے وائسرائے ایک اور آرڈیننس جاری کریں گے۔ جس کے رو سے ملزموں کی غیر حاضری میں مقدمہ کی کارروائی جاری رہیگی

— مولانا شوکت علی نے اعلان کیا ہے۔ کہ محمد علی میموریل فنڈ کی فراہمی اور تنظیمی پروگرام کی تکمیل کے لئے آپ ۲۰ جون سے تمام ہندوستان کا دورہ شروع کریں گے۔ اور سب سے پہلے بنگلور جائیں گے۔ اور مختلف بلاد و امصار سے ہوتے ہوئے ۲۱ جولائی کو لاہور پہنچیں گے۔ بیگم صاحبہ محمد علی بھی آپ کے ہمراہ ہونگی۔

— انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی اس امر پر متفق الرائے ہو گئی ہے کہ اس کالج سے سالانہ ساٹھ طلباء کنگز کمیشن کے لئے لئے جائیں گے۔ ۲۴ بذریعہ امتحان مقابلہ سے۔ فوج کے تعلیم یافتہ طلباء اور ۲۰ نامزدگی سے۔ انڈین نان کمیشن افسروں کو وہی اختیارات دئے جائیں گے۔ جو ان کے ہم رتبہ گوروں کو انگریزی پلٹنوں میں ہیں۔ کالج۔ ایبٹ آباد۔ ڈیرہ دون۔ اور مہو میں سے کسی جگہ بنیگا۔

— انڈین نیشنل کانگریس کی شاخ لندن کے صدر ڈاکٹر سی۔ بی وکیل اور مسٹر سکلا تو الہ کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی کی رکنیت سے اس لئے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کہ کانگریس نے کراچی میں گاندھی ارون سمجھوتہ کی تصدیق کر کے آزادی کامل کا نصب العین ترک کر دیا ہے۔

— ڈھاکہ کی خبر ہے کہ وہاں ایک سرکاری ملازم کے ہاں بیک وقت تین بچے پیدا ہوئے۔ دو کا وزن پانچ پانچ پونڈ اور تیسرے کا چار پونڈ ہے۔ زچہ اور بچے بخیریت ہیں۔

— ۹ جون کو مولوی اسماعیل صاحب غزنوی حجاز سے واپس امرتسر پہنچ گئے

— ۸ جون مسٹر ویکفیلڈ کشمیر سے جموں تشریف لائے۔ اور تمام اسلامی انجمنوں کے صدر اور سکرٹری مدعو کر کے مسلمانوں کی شکایات کے متعلق ان سے گفتگو کی۔ ۹ جون مسلمانوں کا ایک وفد ان سے ملا۔ اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ مسٹر ویکفیلڈ نے نہایت ہمدردانہ گفتگو کی۔ اور تمام مطالبات سری حضور مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پہنچا دینے اور انہیں منظور کرانے کے لئے پوری حمایت کرنے کا وعدہ کیا ہے

— ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب لکھتے ہیں۔ قائم مقام چیف انجینئر اور سکرٹری حکومت پنجاب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے انجینئرنگ سکول رسول میں اس مطلب کا اعلان چسپاں کرایا۔ کہ جو طلباء سکول سے بلا اجازت غیر حاضر ہوئے۔ وہ پرنسپل سے تحریری معافی مانگیں۔ اور وعدہ کریں۔ کہ آئندہ سکول کے قواعد کی پابندی کریں گے۔ نیز ۱۷ جون تک واپس سکول میں پہنچ جائیں۔ ورنہ انہیں نہ تو امتحان میں شامل کیا جائے گا۔ نہ سکول میں واپس لیا جائے گا (۲) آخری امتحان ۲۲ جون تک ملتوی کر دیا گیا۔ (۳) امتحان کے پرچے حسب معمول سکول کا عملہ دیکھے گا۔ لیکن پڑتال کے لئے بیرونی غیر جانبداروں کے پاس بھیجے جائیں گے۔ (۴) مسلمانوں کو اپنی تمام اشیاء کی دوکان کھولنے کی اجازت ہوگی (۵) باورچی خانہ کے متعلق مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

طلباء نے اپنے راہ نماؤں کے مشورہ پر احکام کی تعمیل کا انحصار رکھا۔

— کلکتہ میں پراچین کمپانی اور اس کے ملازموں کے قتل کے الزام میں جن دو مسلمان نوجوانوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔ انہیں سشن سپرد کر دیا گیا۔

— سیالکوٹ ۱۰ جون۔ جعلی سکے روپے پیسے بنانے کے الزام میں ایک عورت اور تین مردوں کو گرفتار کیا گیا۔

— دہلی ۱۰ جون۔ چیف کمشنر دہلی نے صوبہ دہلی میں فصل ربیع کے مالیہ میں ۴۲۸۷۶ روپیہ معافی کا اعلان کیا ہے۔

— لائلپور کے ایک پلیڈر نے سابق سول سرجن لائلپور کے خلاف ۳۰ ہزار روپیہ حرجانہ کا مقدمہ اس بناء پر دائر کر رکھا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے اس کا غلط علاج کیا۔ اور اس طرح صحت کو نقصان پہنچ گیا

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا